# یہ مباہلے کا سال اپنی پوری شان کے ساتھ احمدیت کی تائید میں ظاہر ہوگا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 رستمبر 1997ء بمقام مسجد فضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

گزشتہ جمعہ پر میں نے گیمبیا میں ہونے والے بھیانک ڈرامے کا ذکر کیا تھا اور چندان کرداروں کا ذکر کیا تھا جو اس ڈرامے میں نہایت بھیانک کردار ادا کر رہے ہیں اور گزشتہ خطبہ ہی میں میں نے پہلی بار یہ اعلان کیا کہ وہ امام جو زیادہ تر مرکزی کردار ادا کر رہا ہے جس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اور جماعت کے خلاف بہت بکواس کی ہے بالآخر اس نے مباہلے کو تسلیم کر لیا ہے اور پہلی بار میں نے گزشتہ خطبہ میں یہ اعلان کیا کہ ہم بھی اس کے اس اقرار کو تسلیم کرتے ہیں اور اب یہ دنگل چل پڑا ہے اور یہ مباہلہ On ہے۔ سارے خطبے کو آپ دوبارہ سنیں اس میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں کہ جماعت احمدیہ حکومت گیمبیا کے خلاف ایک سیاسی محاذ بنا کر اس کے کھلنے کا اقرار کر رہی ہے۔ اس بات کو جب آخر پہ دہرایا گیا تو یوں دہرایا گیا تھا کہ اب یہ مباہلہ On ہے اور ایک طرف گیمبیا کی وہ بدکردار طاقتیں جنہوں نے یہ کام شروع کیا وہ ہیں اور ہم ہٹ گئے ہیں اس میں سے۔ اب خدا کے فرشتے دوسری طرف سے اتریں گے اور وہ اپنا کام کریں گے۔ یہ اعلان تھا اور یہ خلاصہ ہے گزشتہ خطبہ کا۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر خدا کے وہ فرشتے اترے انہوں نے وہ حیرت انگیز کام دکھائے ہیں کہ اس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس بدبخت نے ضیاء الحق کی مثال دی تھی اور کہا تھا تم

نے اس کو مروایا اور اب اگر میں قتل ہوا تو یہ بھی تم لوگوں کے ہاتھ سے قتل ہوں گا اور شہید ہوں گا۔ مگر خدا تعالیٰ نے بعینہٖ ضیاء والا معاملہ اس ملاّں سے اس طرح کیا کہ اس میں بھی جب میں نے ایک خطبہ میں اعلان کیا تھا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ وہ چکی چل پڑی ہے جس نے آخر اس ضیاء کو پیس ڈالنا ہے، اگلے جمعہ سے پہلے پہلے ضیاء کا طیارہ ہوا میں پارہ پارہ ہو گیا اور اس کی خاک بکھر گئی۔ جس طرح چکی پیستی ہے ایک شخص، ایک وجود کو یا دانوں کو اس سے بھی زیادہ باریکی کے ساتھ ضیاء کے بدن کی خاک پیسی گئی اور ہوا میں بکھر گئی اور حکومت پاکستان کی تمام کوششیں اس معاملے کے حل کے متعلق بالآخر اسی سال اس نتیجے پر پہنچی ہیں کہ اس میں ہرگز کسی بھی انسانی ہاتھ کا دخل نہیں۔ یہ ہمیشہ ایک معمہ بنا رہے گا کہ کیوں وہ طیارہ پھٹا کیونکہ وہ Black Box جو ملا ہے اس میں اشارۃً بھی کسی ایسی خرابی کا ذکر نہیں ملتا جو کسی انسان نے کسی طرح اس میں داخل کی ہو۔ تو اس ملاّں کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے لمبا انتظار نہیں کروایا۔ پہلے جمعہ اور اس جمعہ کے درمیان وہ سب کچھ ہو چکا ہے جس نے اس ملاّں کی خاک اڑا دی ہے اور اسے ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیا ہے۔

اب میں اس کی کچھ تفصیل آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اگرچہ اب گیمبیا کی حکومت نے جس طرح پلٹا کھایا ہے اس کے بعد وہ چند باتیں جو میں نے کہا تھا کہ میں بیان کروں گا وہ غالباً اب مناسب نہیں۔ صدر چونکہ اس ساری صورتحال کو پلٹانے کے ذمہ دار ہیں اس لئے ان کے متعلق کوئی ناواجب حرف اب کہنا جائز نہیں، ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مگر دو مرکزی کردار اس ڈرامے کے ہیں ایک یہ ملاّں فاتح اور ایک بوجنگ جو وزیر مذہبی امور اور وزیر داخلہ ہیں ان دونوں کی بدکرداریاں ایسی ہیں کہ اس معاملے کے حل ہونے کے باوجود ان کا ذکر ضروری ہے کیونکہ دونوں مباہلے میں ایک نہ ایک رنگ میں ملوث ضرور ہیں۔ بوجنگ نے مباہلے کے کاغذوں کو اٹھا کر پرے پھینک دیا تھا حقارت کے ساتھ اس لئے میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس شخص کے ساتھ اسی طرح تذلیل کا سلوک نہ کرے اور اسے بھی ردّی کاغذ کی طرح اٹھا کر باہر نہ پھینکا جائے۔

اور جہاں تک اس ملاّں کا تعلق ہے اس سے متعلق میں چند باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جو اس کی بیہودہ سرائی ہے اس کا جواب تو ہم نے دینا ہی ہے اور وقتاً فوقتاً میں لقاء مع العرب میں بھی اور دوسرے مواقع پر بھی ان جوابات کو جو ساری جماعت جانتی ہے کیونکہ پہلے بھی اسی قسم کی بکواس پاکستان کے

ملاؤں نے کی اور ان سب باتوں کا مدلّل حوالوں کے ساتھ مزیّن جواب دیا جا چکا ہے لیکن چونکہ گیمبیا کو سنانا ضروری ہے اس لئے گیمبیا میں میں نے ہدایت کی ہے کہ ہر جگہ زیادہ سے زیادہ جہاں جہاں بھی جماعتیں ہیں ڈش انٹینا نصب کئے جائیں، ٹیلی ویژنز لگائی جائیں اور ہمارے جواب وہ سارے لوگ براہ راست مرکز سے سنیں۔ اس کے سوا اب اور کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی کہ ہم کلیۃً ان ساری باتوں کا جواب سارے گیمبیا کو مدلّل طریق پر سمجھائیں اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ اب وہ نیا دور شروع ہوگا جب گیمبیا تیزی کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف دوڑے گا۔

فاتح صاحب کا تعارف یہ ہے کہ یہ والد کی طرف سے گمنام ہیں۔ ان کی ماں ان کو گنی بساؤ سے لائی۔ یہ گیمبیا کے باشندے ہی نہیں ہیں اور اس وقت سے آج تک ان کے باپ کا کچھ پتا نہ بتایا گیا نہ کسی کو معلوم ہے اسی لئے ان کے نانا وغیرہ کی باتیں ہوتی رہی ہیں ان کے دادا کی کوئی بات میں نے بیان کی، نہ میرے علم میں ہے۔ محلے میں کئی قسم کی چہ میگوئیاں ہوتی رہتی ہیں اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ یہ نامناسب بات ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ ان کے باپ کا کوئی علم کسی کو نہیں۔ 1996ء میں ان کو سٹیٹ ہاؤس میں امام مسجد خانہ کعبہ کے کہنے پر مقرر کیا گیا تھا۔ اس نے گویا اپنا نمائندہ یہاں چن کر ایک دلال کے طور پر رکھا۔ 6 ر جون، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، اس وقت سے لے کر 22 راگست تک اس کے خطبات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جو گند بکا گیا ہے تکلیف تو ہوتی ہے وہ بیان کرتے ہوئے، مگر اس کا خلاصۃً بیان کرنا ضروری ہے۔ جو یہ گند بکتا رہا ہے اس میں پہلی بات یہ کہ ”احمدی غیر مسلم ہیں اور واجب القتل ہیں یہ تمام مسلمانوں کا متفقہ فیصلہ ہے“۔ یہ بات اب امام فاتح سے اپنا دامن چھڑا کر الگ کرنے کے لئے وزیر مذہبی امور اس سے کلیۃً لاتعلقی کا اظہار کر رہے ہیں حالانکہ قطعی طور پر ثابت ہے کہ وہ مسلسل اس بارے میں نہ صرف امام فاتح کی تائید کرتا رہا بلکہ جو بھی احمدی وفود اس کو ملے ہیں انہیں بلا استثناء براہ راست قتل کی دھمکیاں دیتا رہا ہے۔ دوسری بات یہ، جیسا کہ وہ ہمیشہ کہتے ہیں، کہ ”احمدی انگریزوں اور یہودیوں کا خود کاشتہ پودا ہیں“۔ یہ سعودی نواز علماء کی بکواس ہے جس کا ٹھوس جواب پہلے دیا جا چکا ہے اور اب پھر دیا جائے گا اور بتایا جائے گا کہ اس امام اور سعودی امام جو اس کے ساتھ ہے، اس کے آقا انگریزوں کی اور یہودیوں کی مشترکہ پیداوار ہیں اور قطعی کتابوں کے حوالے سے دکھایا جائے گا کہ یہ بات فرضی الزام

نہیں حقیقی اور سچا الزام ہے۔ان کے بڑوں نے کانپتے ہوئے انگریزوں کے نمائندوں کے سامنے ان کے پاؤں پڑتے ہوئے یہ اقرار کیا ہے کہ آپ ہمارے ماں باپ ہیں، آپ ہی نے ہمیں بنایا ہے، ہم کیسے آپ کے خلاف جاسکتے ہیں اور گلف وار میں جوانہوں نے یہودیوں اور امریکہ کے ساتھ ان کے مفاد کا حق ادا کرتے ہوئے ایک مسلمان ملک کے اوپر جو زیادتیاں کی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں اور میرے گلف کے خطبات میں تفصیل بیان ہو چکی ہے۔ باقی ساری باتیں وہی ہیں جو پاکستان میں جنرل ضیاء کے حوالے سے بیان کی جاتی رہی ہیں اور یہ اب پاکستانی مولویوں کے سکھائے پڑھائے وہی باتیں یہاں دہرا رہے ہیں۔ ”احمدیوں کے سکول اور ہسپتال تبلیغ کے اڈے ہیں ان سے بچو جماعت کو Ban کر دیا جائے۔ مرزا غلام احمد نے ہمارے علماء کو بہت گندی گالیاں دی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے معجزات کو رسول اکرمؐ کے معجزات سے افضل قرار دیا ہے“۔ یہی تو مباہلے میں باتیں تھیں کہ دکھاؤ اور اقرار کرو کہ یہ ہم نے کیا ہے اور پھر مباہلہ کر کے دیکھو تو خدا کی تقدیر تم سے کیا سلوک کرتی ہے۔ ”عیسیٰ کو زانی اور شرابی قرار دیا“۔ ایسا خبیث اور جھوٹا مولوی ہے اور اس کے سر پرست اتنے خبیث اور جھوٹے ہیں کہ بات کو کیسے مروڑ کر اس نے بیان کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بائبل کے حوالے دیے ہیں جو یسوع کی نانیوں دادیوں میں سے معین نام لے کر ان کو زانی اور شرابی قرار دیتے ہیں۔ پس اگر جوابی حملہ کرنا ہے تو بائبل پر جوابی حملہ کرو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بائبل پر جوابی حملہ کرتے ہوئے یہ وضاحت بھی فرمائی کہ بائبل جس یسوع کے متعلق یہ باتیں کرتی ہے یہ الہامی کلام نہیں ہے یہ بعد کی مداخلت ہے اور قرآن جس عیسیٰ کی اور مریم کی بریت کرتا ہے وہ حقیقی تاریخی وجود ہے جو حضرت عیسیٰؑ اور مریمؑ کے وجود تھے۔ ان وضاحتوں کے باوجود وہاں کے مولوی یہ بکواس کرتے چلے جاتے ہیں اور خود ان کے بڑے بھی یہی باتیں کر چکے ہیں لیکن عیسائی دنیا کو انگیخت کرنے کے لئے وہ آج تک یہ حربے یہاں انگلستان میں بھی استعمال کرتے ہیں لیکن عیسائی دنیا زیادہ باشعور اور اپنی کتب اور کتب مقدسہ کی حقیقت کو زیادہ جاننے والی ہے۔ اس لئے اس پہلو سے کبھی کسی پادری نے انکار نہیں کیا کہ بائبل میں یہ باتیں لکھی ہوئی موجود ہیں اور اگر لکھی ہوئی ہیں تو پھر جماعت احمدیہ کا اس میں قطعاً کوئی قصور نہیں۔

”احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ ضروری ہے۔ احمدی ختم نبوت کے منکر ہیں“۔ وہی پاکستان

کے گھسے پٹے الزامات۔ ''مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا نبی ہے دعویٰ نبوت جھوٹا ہے۔ پاکستان کی طرح احمدیوں کو یہاں بھی غیر مسلم قرار دیا جائے۔ مسلمانوں کو احمدیوں کے فتنے سے بچایا جائے''۔ ''مرزا غلام احمد نے عیسیٰؑ کی توہین کی اور ان کی نانیوں دادیوں کو زنا کار قرار دیا''۔ وہی الزام دوسری جگہ ان لفظوں میں موجود ہے ''غلط طریق پر وفات مسیح ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ثناء اللہ امرتسری کے مباہلے کے نتیجے میں ہلاک ہوا''۔ **نعوذ باللہ من ذالک** '' بیت الخلاء میں وفات ہوئی'' اور یہ جو بیت الخلاء والا الزام ہے یہ بارہا آزمایا جاچکا ہے۔ ابھی حال ہی میں بعض مولویوں کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے کہ یہی الزام دہراتے ٹٹی میں مرے اور نہایت گندی حالت میں وہاں پائے گئے۔ یہ واقعہ وہ ہے جس کی تکرار اس کثرت سے ہے کہ ایک کتاب کا پورا باب ان مثالوں سے بھرا جاسکتا ہے کہ جب بھی کسی مولوی نے حد سے زیادہ بکواس کی ہے اس معاملے میں خدا تعالیٰ نے اس کو اسی طرح ٹٹی میں ذلّت کی موت مارا ہے یہاں تک کہ بدبو کی وجہ سے لوگ اس کے قریب تک نہیں پھٹکتے تھے، یہاں تک کہ سونڈیاں ان کے جسم پر قبضہ کر چکی تھیں۔ یہ پہلے بھی میں جلسے کی تقریر میں اشارۃً بیان کر چکا ہوں پھر بھی موقع ملے گا تو بتاؤں گا لیکن اس نے اس الزام کو بھی دہرایا ہے اور ساتھ ہی کہتا ہے کہ احمدی مجھے قتل کرنے کی کوشش کریں گے، میں مرا تو میری موت شہید کی ہوگی۔ پھر ''احمدی سابق حکومت جوارا کی اس ملک میں پیداوار ہیں اور اسی دور میں مضبوط ہوئے۔ مسلمان علاج کی خاطر ہسپتالوں میں نہ جائیں۔ مسلمان اپنے بچوں کو احمدیہ سکولوں میں نہ بھجوائیں۔ پکے مسلمان ضیاء الحق صدر پاکستان نے احمدیوں کی اذانیں بند کروادیں، مساجد منہدم کروادیں اور کلمہ مٹادیا'' آگے یہ بیان نہیں کیا پھر خدا نے اس سے کیا سلوک کیا اور کیسے ہلاک کیا۔

پھر وہ کہتا رہا ''ضیاء الحق کے مرنے کے ذمہ دار احمدی ہیں۔ انہوں نے مروایا ہے۔ احمدی ہمارے بہترین افراد کو احمدیت میں داخل کر رہے ہیں''۔ اب یہ اقرار واقعی ہے جو ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ کیسا خدا نے اس کے منہ سے اس دوران اقرار کروادیا اور اپنے بدترین ہونے کا اقرار بھی اس میں شامل ہے۔ جو ہمارے اچھے لوگ تھے وہ تو احمدی لے گئے اور پھر آخر پہ کہا ''مباہلہ کا طریق ٹھیک نہیں ہے میدان میں آکر سامنے مباہلہ کریں''۔ جب یہ بھی منظور کرلیا گیا تو پھر اس شخص نے آخر کھلم کھلا ریڈیو پر اور غالباً ریڈیو ہی پر وہ اپنی تقریر کی جس میں اس نے مباہلے کا اقرار کیا اور کہا کہ میں اب

مباہلہ قبول کرتا ہوں۔ 22 اگست کے خطبہ میں اس نے مباہلہ قبول کیا تھا۔ میں اس وقت سفر پر تھا۔ عمداً میں نے اسے آپ کے سامنے نہیں پیش کیا کیونکہ میں چاہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی تائیدی نشان بھی ظاہر ہو جائے اور یہ بات کھل کر سامنے آنے سے پہلے ہم اپنے ان احمدی معصوم خدمت گاروں کو وہاں سے نکال لیں تا کہ اس کے بعد اگر کوئی شرارت ہونی ہو تو ان کو کوئی زک نہ پہنچے۔ یہ دو مصلحتیں تھیں لیکن گزشتہ خطبہ سے پہلے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا مباہلے کا اپنا اطمینان اپنی جگہ تھا مگر احمدیوں کے نکلنے کی بے چینی اور گھبراہٹ نے اس بے چینی کی جگہ لے لی تھی اور چونکہ وزیر مذہبی امور، وزیر برائے اندرونی امور یعنی وزیر داخلہ بار بار کھلم کھلا احمدیوں کو اور سب ہمارے کام کرنے والوں کو قتل کی دھمکیاں دے رہا تھا اور بظاہر اعلان یہ کروا رہا تھا کہ احمدیوں کی جان کو اگر کوئی خطرہ ہے تو ہم ان کی مدد کریں گے۔ یہ ایسی خبیث ایک حرکت تھی جو سازش کا ایک حصہ تھی یعنی ظاہر یہ کرنا چاہتے تھے کہ احمدی ملک کے عوام کا نشانہ بن چکے ہیں احمدی گلیوں میں آزادانہ پھر نہیں سکتے ان کو ہر طرف سے خطرہ ہے اور خطرہ پیدا کرنے والا خود جو ان کو دھمکیاں دے رہا تھا وہ دوسری طرف سے اعلان کروا رہا تھا کہ خطرہ ہے تو ہمارے پاس آئیں، ہم احمدیوں کی جان مال کی حفاظت کریں گے۔ یہ شرارت نقالی تھی پاکستان کی جہاں بھٹو کے دور میں حقیقۃً احمدیوں کے لئے خطرات تھے اور بعد میں حکومت نے اپنے فیصلے کو ان خطرات کا ایک طبعی نتیجہ بیان کیا کہ چونکہ ان کو خطرات تھے، باہر کی حکومتوں کے سامنے یہی بات پیش کی کہ چونکہ ان کو خطرے تھے، ہم نے مجبوراً وہ دباؤ قبول کر لیا تا کہ ان کی جان و مال کو کوئی خطرہ نہ رہے۔ یہ الگ قصہ ہے کہ بعد میں کیا ہوا لیکن وجہ یہ تھی اور یہی وجہ ان کو پہنچائی اور سمجھائی گئی کہ تم نے عامۃ الناس پر یہ اثر ڈالنا ہے کہ احمدیوں کو بڑا شدید خطرہ ہے اور حکومت بار بار بتا رہی ہے کہ ہم اس خطرے کا مقابلہ کریں گے اور اب یہ خطرہ اس حد تک گویا بڑھ چکا ہے کہ اس سے زیادہ ہم احمدیوں کو سنبھالنے کا وعدہ نہیں کر سکتے، لازم ہے کہ عوامی دباؤ قبول کرتے ہوئے ان کو اسلام سے خارج کیا جائے اور ملاں نے جو جو مطالبے کئے ہیں ان کو قبول کر لیا جائے۔ یہ بھیانک سازش تھی جو اپنے پر پرزے نکال رہی تھی اور اسی کے مقابلے کے لئے میں چاہتا تھا کہ یہ مباہلہ قبول کرے تا کہ خدا تعالیٰ کی طاقتیں کھل کر اس کے سامنے آئیں اور اس کی ہر سازش کے ٹکڑے اڑا دیں۔

جب یہ ہو چکا تو جیسا کہ میں نے بیان کیا مجھے نکلنے والوں کی فکر تھی۔ میں چاہتا تھا جمعہ سے

پہلے یہ نکلیں تو پھر میں بات کروں لیکن جو رؤیا میں نے دیکھی اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میری یہ فکر ناجائز ہے کیونکہ یہ رؤیا ایک ایسی عجیب رؤیا ہے جس کی جب تک تشریح نہ کروں آپ کو سمجھ نہیں آئے گی اور مجھے بھی رؤیا کے دوران حیرت تو تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے لیکن اٹھنے کے بعد اس کی سمجھ آئی۔ میں نے رؤیا میں یہ دیکھا کہ میں ایک بہت ہی بلند عمارت کی چھت پر کھڑا ہوں، اتنی بلند عمارت ہے کہ وہ آسمان سے باتیں کر رہی ہے اور وہ مسجد کی عمارت ہے اور مسجد سے مراد جماعت ہوا کرتی ہے۔ تو پہلی بات تو یہ خدا تعالیٰ نے سمجھائی کہ جماعت کی بلندی کو کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا اور یہ جماعت وسیع تر اور بلند تر ہوگی اور بہت ہی وسیع مسجد ہے۔ اوپر سے میں نیچے انسانوں کو چھوٹے چھوٹے وجودوں کے طور پر، کیڑیوں کی طرح تو نہیں مگر بالکل چھوٹے چھوٹے منحنی وجودوں کے طور پر دیکھ رہا ہوں جو میرا انتظار کر رہے ہیں اور میں اس بلند مسجد کی چھت سے نیچے دیکھتا ہوں تو گہرائی سے تھوڑا سا خوف آتا ہے کہ جو چیز گرے اس کا کیا حال ہوگا اور وہاں جو لوگ کھڑے ہیں ان میں کچھ قادیان کے نمائندے ہیں اور کچھ سپین کے۔ ان دونوں جگہوں سے جماعت کو نکالا گیا ہے اور ان دونوں جگہوں میں واپسی کی خوشخبری میں سمجھتا ہوں اس خواب میں دی گئی ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ خواب ہی میں مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ گویا یہ ایک Miniature ہے ساری تاریخ کا اور آنکھ کھلنے کے بعد مضبوطی سے اس خیال نے میرے دل پر قبضہ کر لیا کہ یہ نظارہ مجھے اس طرح دکھایا گیا ہے جیسے رحم مادر میں بچہ اپنی ایک Billion Years کی تاریخ کو دہراتا ہے لیکن اپنی تکمیل تک ایک Billion Year نہیں لیا کرتا بلکہ نو مہینے میں وہ مکمل ہو جاتا ہے۔ تو جو کچھ مجھے یہاں دکھایا جا رہا ہے یہ گویا ایک پرانی تاریخ کا خلاصہ کر کے جو جماعت کے سامنے پیش آنے والے حالات ہیں ان کو اس طرح دکھایا جا رہا ہے۔

عجیب بات ہے میں اپنی جیب میں کبھی کنگھی نہیں رکھا کرتا، نہ کنگھی کا زیادہ استعمال کرتا ہوں، وقت بھی نہیں ملتا نہ اتنے بال ہیں کہ ان کو کنگھی سے سنوارا جائے لیکن میری جیب سے ایک خوبصورت سی کنگھی نکلتی ہے اور میں اوپر سے نیچے اکٹھے ہونے والوں کو کہتا ہوں یہ میری نشانی ہے اور میں یہ کنگھی نیچے پھینک رہا ہوں۔ وہ لہراتی ہوئی کچھ عرصہ لیتی ہے، بلکہ کافی وقت لیتی ہے اور آخر وہ زمین تک نیچے اتر جاتی ہے۔ اب کنگھی کو اس موقع پر نشانی بنانا ایک عجیب و غریب بات ہے۔ مگر کنگھی کا مقصد ہوتا ہے صفائی کرنا، گند کو باہر نکالنا اور بالوں کو صاف اور مزین کرنا۔ تو یہ معلوم ہوا کہ اس واپسی کے

وعدے کے ساتھ جماعتوں کی تطہیر اور ان کو مزین کرنا بھی مقدر ہے۔ اب یہ وہ خیال ہے جو اس وقت میرے ذہن میں نہ آتا ہے، نہ آ سکتا تھا کیونکہ اتنے عظیم موقع پر میں کہیں باہر سے آ رہا ہوں نیچے سپین کے نمائندے، قادیان کے نمائندے اور میں اپنی کنگھی پھینک رہا ہوں اوپر سے۔ بہر حال یہ کام کرنے کے بعد ابھی وہ لوگ اوپر نہیں آئے، نہ آ سکتے ہیں کیونکہ یہ جگہ بہت ہی بلند ہے۔ میں نیچے اترتا ہوں اور مسجد کا جو چھتا ہوا صحن ہے اس میں داخل ہوتا ہوں اور عجیب بات یہ ہے کہ اتنی بلندی سے کس طرح نیچے اترا ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی۔ مگر وہ ہال پورے کا پورا جو اوپر ہے وہ اتنا ہی بلند ہے۔ وہاں سے کھڑکی سے میں جھانکنے لگتا ہوں کہ دیکھوں نیچے لوگ قریب آئے ہیں۔ وہ قریب آ بھی رہے ہیں اور آ چکے ہیں مگر اوپر آنے والوں میں غیر احمدی ہیں اور بعض پادری ہیں اور بعض دوسرے معززین ہیں جو مجھے خوش آمدید کہنے کے لئے اور استقبال کرنے کے لئے پہلے اوپر آتے ہیں۔ ان سب کو میں سلام کہتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں اور نیچے جو آدمی نسبتاً قریب آ گئے ہیں، اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں ان کو دیکھتا ہوں اور پہچانتا ہوں کہ انہوں نے خود ان معززین کو اس لئے اوپر بھجوایا ہے کہ یہ احمدی نہ ہوتے ہوئے بھی جماعت کی تائید میں ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ یہ پہلے جا کر مجھ سے ملیں۔ اس کے بعد میرا نیچے اترنا، ان لوگوں سے ملنا یہ سب غائب ہو جاتا ہے اور خواب یہاں ختم ہو جاتی ہے۔

اٹھنے کے بعد جب مزید غور کیا تو اس بات میں تو قطعی، کوئی بھی شک نہیں تھا کہ اس کا تعلق گیمبیا سے نکالے جانے سے ہے کیونکہ واپسی نکلنے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ احمدی گیمبیا سے نہ نکلیں کیونکہ اگر انہوں نے نکلنا ہے تو ان کی واپسی تبھی مقدر ہو سکتی ہے اور گیمبیا میں جو غیر احمدی اور عیسائی دکھائے گئے ہیں صاف پتا چلتا ہے کہ گیمبیا کے باشندے اس واپسی کا انتظار کریں گے۔ تو اگر چہ نکلنا نہیں دکھایا گیا تھا مگر واپس آنا دکھایا گیا اور یہ خود بھی اپنی ذات میں ایک عجیب اعجاز رکھتا ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا مجھے انتظار تھا میں ان کو نکالوں۔ اس رؤیا کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی بھی مشکل جو نکلنے کی راہ میں ہو سکتی ہے ان کو درپیش نہیں آئے گی اور یہ خطبے سے دو دن پہلے کی بات ہے یا تین دن پہلے کی ہوگی۔ میں نے اسی وقت ایڈیشنل وکیل التبشیر کو کہا کہ ان سب لوگوں کو کینیڈا، ادھر ادھر جنہوں نے مدد کا وعدہ کیا تھا، ان کو کہہ دیں ہمیں آپ کی کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ نے اپنے ہاتھ میں معاملہ لیا ہے۔ یہ لوگ لازماً خیریت سے نکلیں گے ورنہ ان کی خیریت

سے واپسی کا وعدہ ہو ہی نہیں سکتا اور جو بعد میں واقعات رونما ہوئے ہیں وہ خود اپنی ذات میں ایک حیرت انگیز اعجاز ہیں۔ یہ سب لوگ ایک ایسے طیارے کے ذریعے نکلے جس کا میں ذکر کر چکا ہوں کہ لطف الرحمٰن صاحب نے جو ساہیوال کے ملک عطاء الرحمٰن صاحب کے صاحبزادے ہیں، انہوں نے اس کا انتظام کیا تھا۔ یہ بوئنگ کا ایک طیارہ تھا، چھوٹا بوئنگ جو وہاں پہنچا اور اس وقت تک سارے افریقہ کے ملکوں کی طرف سے اتنا شور بپا ہو چکا تھا کہ حکومت گیمبیا ان کو زبردستی روکنے کی اہل نہیں رہی تھی۔ کم سے کم جو دعوے کر رہے تھے کہ ہماری طرف سے ان کو کوئی خطرہ نہیں ہے وہ اس کے خلاف بات ایسی نہیں کر سکتے تھے کہ اس سے سب دنیا میں شور پڑتا لیکن شرارت انہوں نے کرنی تھی اور کی اور وہ شرارت یہ تھی کہ جو بوئنگ کے مالک ہیں وہ خود ساتھ گئے تھے اور مالک سے زیادہ اپنے جہاز کا درد کسی اور کو نہیں ہوا کرتا۔ اس مالک نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ اس وقت گیمبیا کے دو چوٹی کے C.I.D کے افسر میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ یہ سارے Terrorist ہیں جن کو تم لے جا رہے ہو اور پھر نہ کہنا کہ ہم نے تمہیں متنبہ نہیں کیا۔ مالک خود جس کو اپنے جہاز کا خطرہ تھا، Terrorist کے نام سے ہی ہوائی جہاز والوں کی جان نکلتی ہے، اس نے خود یہ بیان دیا ہے کہ اس کی بات کا میں نے اس لئے اثر نہیں قبول کیا کہ جن لوگوں کو میں نے دیکھا تھا وہ ایسے شریف لوگ تھے کہ ساری زندگی میں نے اتنے شریف لوگ نہیں دیکھے۔ کس تہذیب اور تمدن اور شرافت اور حیا کے ساتھ وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور سفر کے لئے تیاری کر رہے تھے۔ اس نے کہا میرے دل میں خدا نے مضبوطی سے ڈال دیا یہ جھوٹ ہے۔ جو کچھ بھی ہو میں لازماً ان کو لے کے جاؤں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ ان کی کوشش پہلے قدم پر ناکام رہی۔

دوسرے قدم پر جب یہ آئیوری کوسٹ پہنچے ہیں تو آپ کو پتا ہے دو دن تک ان کو روکے رکھا گیا یعنی جمعہ کی صبح تک یہ لوگ ایئرپورٹ پر روکے ہوئے تھے اور ہماری طرف سے وہاں کے جتنے افسروں سے تعلق تھا، جتنے بااثر لوگوں سے تعلق تھا ان میں سے بعض آئیوری کوسٹ کے احمدی بھی تھے جو بڑے بارسوخ اور بااثر لوگ ہیں انہوں نے ہر طرح کوشش کی مگر ایئرپورٹ کے نمائندوں نے کہا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا ان کو لازماً انتظار کرنا پڑے گا۔ ہم مجبور ہیں ہم ان کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ سارے حیران تھے کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ اب دیکھئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جوابی توڑ

کیا ہے اور اس توڑ سے متعلق پہلے سے میرے دل میں کس قدر یقین تھا۔ وکیل التبشیر صاحب کو میں نے بار بار کہا، میں نے کہا آج میں نے خطبہ میں ذکر کرنا ہی کرنا ہے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ اس سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ ہماری پریشانی دور نہ فرمادے۔ اس سے ایک رات پہلے مذہبی امور کے وزیر جو بہت شریف النفس انسان ہیں ان کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ بات ڈالی اور ہم نے نہیں کہا، اشارہ بھی نہیں کیا۔ ان کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ یہ معاملہ ایسا ہے کہ لازماً پریذیڈنٹ کے نوٹس میں لانا چاہئے۔ وہ آئیوری کوسٹ کے پریذیڈنٹ سے ملے اور چونکہ ان کے ساتھ ان کا احترام کا ذاتی تعلق بھی ہے، انہوں نے پریذیڈنٹ سے کہا کہ یہ کیا ہوا ہے وہاں۔ میں ان لوگوں کو جانتا ہوں شریف النفس لوگ ہیں۔ ان کا سارا کردار آئیوری کوسٹ میں نہایت معزز کردار ہے۔ میں مذہبی امور کا وزیر ہوں میں ذاتی گارنٹی دیتا ہوں۔ جب اس نے بتایا تو اس نے کہا اچھا یہ بات ہے تو پھر یہ معاملہ حل نہیں ہوگا جب تک تم وزیر خارجہ سے نہ ملو کیونکہ دراصل وہ اس کو کنٹرول کر رہا ہے اور وزیر خارجہ کو گیمبیا کی طرف سے یہ اطلاع دی گئی تھی کہ کچھ Terrorist آرہے ہیں ان کو سنبھال لو، بعد میں نہ کہنا اور وہ چونکہ احمدیوں کو جانتا نہیں تھا اس لئے اس کے دل میں یقین تھا۔ اسی نے پریذیڈنٹ کو بتایا۔ اسی نے پریذیڈنٹ سے یہ اجازت لی کہ ان کو روکے رکھا جائے اور بالآخر ان کا خیال تھا کہ واپس کردیں گے۔

تو خدا تعالیٰ نے نہ صرف اس سازش کو توڑا بلکہ جمعہ سے پہلے جیسا کہ میں نے ان کو یقین دلایا تھا جمعہ کی صبح کو آٹھ بجے بڑی عزت اور احترام کے ساتھ بسوں نے اس سارے قافلے کو اٹھایا اور جماعت نے جو جگہ تیار کی تھی وہاں پہنچا دیا اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وزیر خارجہ کے حکم پر ان کا دو مہینے کا جو ویزہ لگا تھا یہ اس میں ہدایت تھی کہ اسی طرح دو مہینے کا ویزہ ہوگا کوئی جلدی نہیں ان کو نکلنے کی، یہ وہیں رہیں گے اور یہ صورتحال ہمارے لئے نہ صرف مفید بلکہ ضروری تھی کیونکہ اس رؤیا کے پیش نظر میں نے اپنے ایک فیصلے کو بدلا تھا۔ پہلے میرا فیصلہ تھا کہ ان کو انگلستان بلا لیا جائے، کچھ کو پاکستان بھجوا دیا جائے اور کچھ کو یہیں کچھ دیر رکھ کے تو پھر سوچا جائے۔ اس رؤیا کے بعد مجھے یقین تھا کہ چونکہ واپسی ہونی ہی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ان کو افریقہ کے ممالک میں رکھا جائے اور ہم نے تقسیم کردی تھی مگر دو مہینے آئیوری کوسٹ ٹھہرنے کی ضمانت کے بعد میرا خیال تھا کہ ہوسکتا ہے یہیں سے اکثر کی واپسی ہو۔ اس مباہلے کا اور اس دوران جو واقعات پیش آئے ہیں ان کا یہ پس منظر ہے۔

اب سنئے مباہلے کی قبولیت اور اس پر تقدیر الٰہی کا حرکت میں آنا۔ اسی دوران جو جمعہ سے پہلے گھبراہٹ تھی کہ ابھی تک کیوں نہیں ہوا اس وقت اللہ تعالیٰ نے کئی طریق سے مجھے تسلی دی لیکن سب سے زیادہ تسلی ان الفاظ سے ہوئی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ اس سے اسی طرح میرے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور استغفار کیا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام پر ندامت کا اظہار فرمایا اور استغفار کیا۔

وزیر مذہبی امور گیمبیا کا جہاں تک تعلق ہے اس کے متعلق کچھ بیان کرنا اور بدلی ہوئی صورت کے باوجود بیان کرنا ضروری ہے اس بدبخت نے مسلسل اس امام کو غلط باتیں پہنچائیں۔ جب یہ ڈرتا تھا مباہلے سے تو اس کو یہ کہتا تھا کہ ضیاء کو تو انہوں نے مروایا تھا اور یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ حالانکہ حکومت پاکستان کو اس بات کا پتا نہیں کہ ضیاء کو کس نے مروایا ہے اس کو پتا تھا، یعنی گویا اس کو پتا تھا اور اسی نے اس بے چارے کو آگے کر کے پاگل بنایا اور تقدیر الٰہی سے لڑنے پر اس کو آمادہ کیا۔ اس کا حال یہ ہے کہ ہمیشہ ہر دفعہ جب کوئی احمدی اس سے ملا ہے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کے متعلق لازماً بکواس کی ہے اور امام فاتح کی پوری طرح تائید کی۔ یہی وہ شخص ہے جس نے امام فاتح کے مباہلہ کے بعد ایک پریس کانفرنس کی ہے۔ اس پریس کانفرنس کے علاوہ اس نے ہمارے احمدی وفد کو اپنے پاس بلوایا۔ امیر صاحب اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لے کے گئے اور اس نے ان کی موجودگی میں اس بکواس کو دہرانا شروع کیا اور کہا کہ احمدیوں نے یہ آغاز کیا ہے اور احمدی ایسے ہیں۔ ہمارے احمدی امیر بڑے بہادر اور جوان مرد انسان ہیں۔ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے کہا تم بکواس کر رہے ہو اگر یہ بات ہے تو میں اس مجلس سے اٹھ کے جاتا ہوں۔ اس قسم کی بدتمیزی کی باتیں اپنے امام کے خلاف نہیں سن سکتا۔ اس نے کہا تم نے یہاں آنے سے پہلے اپنے روحانی راہنما سے اجازت لی ہے۔ انہوں نے کہا لی ہے اور میں ہمیشہ لوں گا کیونکہ میں ان کی اجازت کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا۔ اس نے کہا یہ ثابت کرتا ہے کہ تم گیمبیا کے وفادار نہیں ہو۔ انہوں نے کہا میں گیمبیا کا وفادار ہوں وہ دنیا کا معاملہ ہے اور یہ روحانیت کا معاملہ ہے۔ اس پر وہ بدبخت طیش میں آیا اور اٹھ کر ان کے گریبان پر مضبوطی کے ساتھ ہاتھ ڈالا اور کہا میں تمہیں قتل کروا سکتا ہوں، میں تمہیں ذلیل کر سکتا ہوں اور میں ابھی تمہارے ساتھ وہ کرتا ہوں جو میں نے کرنا ہے۔ اس پر انہوں نے اس کے فوجی

گریبان پر مضبوطی کے ساتھ ہاتھ ڈالا اور اس کو زور سے جھٹکا دیا اور دونوں گتھم گتھا ہو گئے۔ جو اس کے فوجی ساتھ تھے انہوں نے اس کو کھینچنے کی کوشش کی اور ان کے ساتھ جو دو احمدی تھے انہوں نے ان کو پیچھے ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس کے غیظ و غضب کا یہ حال تھا اور اب یہ جو بعد میں باتیں کر رہا ہے۔

یہ اب سنئے ذرا اس کی کیا باتیں ہوں گی سب کچھ کرنے کے بعد جب وہ چلنے لگے تو اس نے کہا نہیں آپ آ جائیں ذرا واپس۔ اس خوف اور ڈراوے نے کوئی کام نہیں کیا تو اس نے کہا کہ دیکھیں جو کچھ بھی ہوا ہے غلط فہمیاں ہوئی ہیں اور پریس کانفرنس جو اس نے منعقد کروائی تھی اس میں چالاکی کے ساتھ دو آدمی Plant کئے جو کسی زمانے میں احمدی ہوتے تھے اور ان سے یہ بیان دلوایا کہ جو کچھ جماعت احمدیہ کے سربراہ کو اطلاعات دی جارہی ہیں وہ سب جھوٹی ہیں۔ ایک آدمی نے اقرار کیا کہ میں خط لکھا کرتا تھا اور میں باتیں منسوب کر رہا تھا حکومت اور وزارت داخلہ اور وزارت مذہبی امور کی طرف اور یہ سب جھوٹ تھا اور گویا اس جھوٹ سے طیش میں آ کر انہوں نے سب دنیا میں مشہور کر دیا۔ گیمبیا کے متعلق ایسا کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا۔ میں بنایا کرتا تھا اور دوسرے سابق احمدی نے اٹھ کے تائید کی ہاں میرے سامنے کی بات ہے اور واقعہ یہ ہے کہ ایک بھی خط کسی احمدی کی طرف سے، اپنی ذاتی حیثیت میں کسی گیمبین کی طرف سے ایک بھی خط نہیں ملا جس میں ان باتوں میں اس نے الزام تراشی کی ہو۔ اس نے پریس کانفرنس میں ان کو کھڑا کروایا اور گویا پریس کانفرنس میں جو رویہ اختیار کیا اس کے متعلق گواہ کے طور پر کہ ان کا مرکز سنی سنائی باتوں کو اس طرح مانتا ہے ہمارا تو کوئی قصور نہیں لیکن جب یہ باتیں شروع ہوئیں تو اسی وقت گیمبیا کے پریذیڈنٹ کا فون ان کو ملا اور اس نے کہا، نہایت گندی زبان امام فاتح کے متعلق استعمال کی، اس نے کہا وہ خبیث ترین انسان ہے اس نے جھوٹ بولے ہیں، اس نے فساد برپا کئے ہیں اور میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ ان کو بتا دو کہ آئندہ سے کبھی اس کو کسی پلیٹ فارم پر احمدیت کے خلاف بولنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ صرف یہی نہیں بلکہ خود اس وزیر نے اس کانفرنس میں جو دراصل معلوم ہوتا ہے پہلے فیصلہ ہو چکا تھا، اس کانفرنس میں پھر یہ اعلان کیا کہ احمدیوں کی جان و مال کو کوئی خطرہ نہیں، یہ امام فاتح تھا جو سارے فساد کا بانی مبانی تھا۔ اس کی گندی زبان نے گیمبیا کو پھاڑ دیا۔ اس کی حیثانہ باتوں نے گیمبیا کو سیکولر حکومت سے ایک مذہبی جنونی حکومت میں تبدیل کر دیا لیکن اب صدر جامع نے جو اقدامات کئے ہیں ان کے بعد یہ باب بند ہو جانا چاہئے۔

صدر جامع کی طرف سے جو اخباری اعلانات اور تمام محکموں کو تحریری ہدایتیں دی گئی ہیں ان کی کاپیاں ہمیں ملی ہیں ان میں خلاصۃً یہ باتیں ہیں۔ اول امام فاتح ایک انتہائی خبیث اور بدفطرت انسان ہے اس نے جو کچھ بکواس کی اپنے طور پر کی۔ اپنے طور پر کر ہی نہیں سکتا تھا جب حکومت کے سارے ادارے اس کو اٹھا رہے تھے مگر بہر حال اعلان اب یہ ہے اور گیمبیا کی حکومت کا اس سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اس لئے تمام ادارے جو نشر و اشاعت سے کوئی تعلق رکھتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ آج کے بعد اس بدبخت امام کی کوئی بات بھی آپ آگے بیان نہیں کریں گے نہ ریڈیو پر، نہ ٹیلی ویژن پر، نہ مسجد سے، نہ مسجد سے باہر۔ اس کا آئندہ کبھی کوئی بیان ملک گیمبیا میں شائع نہیں کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ ہدایت تھی کہ احمدی مسلمان ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت گیمبیا میں ان کو غیر مسلم قرار نہیں دے سکتی اور یہ اعلان تھا کہ احمدیوں کو اب ہمارے ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر بطور مسلمان اپنا مؤقف پیش کرنے کی ہمیشہ اجازت ہوگی۔ انہوں نے کہا جتنا یہ فساد تھا یہ اس طرح بنایا گیا اور ہم ہر اس کوشش کو ذلیل اور نامراد سمجھتے ہیں جو گیمبیا کو پھاڑنے کی کوشش ہے۔ یہ سیکولر حکومت ہے۔ اس میں اسلامی تعصب کو دخل دینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ سب شہری برابر حقوق رکھتے ہیں اور احمدی مسلمان ہیں یہی حکومت کا مؤقف ہے اور بطور مسلمان ان سے گیمبین سلوک کریں گے۔ یہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ہونے والے واقعات ہیں۔

پچھلے جمعہ جو میں نے بیان کیا تھا کہ اب دنگل چل پڑا، اس دنگل کا نتیجہ آپ کو دکھا رہا ہوں اور ضیاء الحق کی طرح جس کی یہ (امام) نقالی کر رہا تھا ہفتہ نہیں گزرا کہ خدا کی پکڑ نے اس کو پارہ پارہ کر دیا۔ اب یہ جگہ جگہ بولتا پھرتا ہے کہ مجھے تو اس وزیر نے مروا دیا۔ میں کہاں ایسی باتیں کرنے والا تھا یہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا۔ مجھے غلط خبریں دی گئیں اور میرا یہ حال کر دیا گیا ہے۔ اگر اس شخص میں کوئی حیا اور غیرت ہو تو اسی ملک کو واپس چلا جائے جہاں سے آیا تھا اور اب بعض اخباروں نے یہی مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں اس امام کے لئے اب کوئی راہ نہیں سوائے اس کے کہ اپنے آبائی وطن لوٹے اور ہمارے گیمبیا کو اپنے غلیظ بدن سے پاک کر دے۔

یہ مباہلے کی تقدیر ہے جو ظاہر ہوئی اور جو فرضی بات نہیں تھی، جس کے اوپر مجھے کامل یقین تھا اور میں آج آپ کو بتا رہا ہوں کہ اس طرح خدا تعالیٰ کی تقدیریں کام دکھایا کرتی ہیں۔ اس میں کسی فرض کا، کسی تصور کا، کسی خواہش کا کوئی دخل نہیں ہوا کرتا۔ ناممکن کو ممکن کر دکھاتی ہیں۔ ایک ہفتہ کے

اندر اندر گیمبیا کی تمام سازش جو دھیمی دھیمی سی چل رہی تھی، کلیۃً ملیامیٹ کر دی گئی۔ اب جہاں تک اس چکی کے چلنے کا تعلق ہے مجھے اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ یہ جو مذہبی امور کا وزیر بنا پھرتا ہے یہ گندا انسان ہے اس نے صدر جامع کو بھی ہمیشہ غلط رستے پر چلایا ہے اور غلیظ زبان اور جھوٹ بولنا اور خود اٹھانا اور خود گرانا یہ اس صاحب کی سرشت میں داخل ہے۔ اس لئے دو شخص واضح طور پر جو ملوث ہوئے ہیں مباہلے میں ایک امام فاتح اور ایک یہ۔ ان کے متعلق اپنی دعائیں جاری رکھیں۔ یہ چکی جو چل پڑی ہے اب یہ چلتی رہے اور سب دنیا دیکھے اور خصوصاً گیمبیا دیکھے کہ یہ سب بکواس ہے جو ان لوگوں نے کی اور گیمبیئن مزاج کا اس چیز سے کوئی تعلق نہیں۔

اب سنئے ان ڈاکٹروں کی بات جن کو ہم نے مجبوراً نکالا تھا۔ جب نکالا تو ان کی اس کارروائی کے جاری ہونے سے پہلے اشارۃً بھی علم نہیں تھا کہ ان لوگوں کی خباثت ختم ہو چکی ہے۔ مجھے شدید گھبراہٹ ہوئی ہے تہجد کی نماز میں اور میں نے فیصلہ کیا کہ فوراً کم سے کم دو ڈاکٹروں کو واپس بھجوانا چاہئے کیونکہ ایک غریب ملک سے، جن کو عادت ہو احمدی ہسپتالوں سے فائدہ اٹھانے کی، ہمارا یہ سلوک کہ ان کو لازمی طبی سہولت سے محروم ہونا پڑے جب کہ ان کی طرف سے کوئی شکوہ نہیں یہ سراسر زیادتی ہے اور حکومت کے ساتھ جو اختلاف ہے وہ اپنی جگہ ہوگا لیکن یہ جائز نہیں۔ چنانچہ میں نے صبح ہی وکیل التبشیر صاحب کو ہدایت کی کہ فوری طور پر لئیق صاحب کو اور پاشا کو ابھی فون کریں کہ وہ جلد سے جلد واپس گیمبیا پہنچیں۔ اگر ان کی جان کو خطرہ ہے تو اس کی کوئی پرواہ نہیں، نہ ان کو خطرہ کا احساس ہونا چاہئے۔ یہ میرے عزیز بھی ہیں مجھے پیارے ہیں مگر مجھے بھی کوئی پرواہ نہیں ہے کیونکہ یہ الٰہی کام ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ہر خطرے کو محسوس کرنے کے باوجود جو خدمت اللہ کے نام پر ہم نے شروع کی ہے اس سے پیچھے نہ ہٹیں۔ چنانچہ فوراً ان کی طرف سے یہ جواب آیا کہ ہمارے دل میں تو پہلے ہی اٹھ رہا تھا، ہم تو چاہتے تھے کہ آپ سے اجازت لیں کہ ہمیں دوبارہ جانے دیں۔ چنانچہ ان دونوں کی واپسی کا فیصلہ ہوا اور یہ میرا اعلان ان کی ان حرکتوں سے پہلے گیمبیا میں کر دیا گیا اور گیمبیا کے عوام نے ان کے جانے پر جو ردعمل دکھایا وہ یہ تھا کہ سارے ملک کے عوام بھی اور خواص بھی، حکومت کے آدمی بھی اور حکومت سے باہر بھی یک زبان گلیوں میں نکل آئے۔ انہوں نے اپنی حکومت کو مخاطب کر کے مجرم قرار دیا کہ تم اپنے سفاکانہ اور بے حیا رویّہ کی وجہ سے ذمہ دار ہو کہ ایسے شریف لوگوں کی سینتیس (37) سالہ خدمت کو تم نے نظر انداز کر دیا اور ان

کی نعمت سے ہمیں محروم کیا۔ ایک عجیب منظر تھا۔ ہمارے امیر صاحب کا فون Jam ہو جاتا رہا۔ سارے گیمبیا سے ان کو فون ملنے شروع ہوئے، سارا دن یہی اطلاعات، غیر احمدی فون کرتے تھے۔ کہتے تھے یاد رکھیں سارا گیمبیا آپ کے ساتھ ہے اور سارا گیمبیا ان بدمعاشوں کے خلاف ہے جو یہ حرکت کر رہے ہیں۔ یہ گیمبیا کا طبعی ردعمل تھا۔ اس ردعمل کے پہنچنے سے پہلے میں یہ فیصلہ کر چکا تھا۔

اس سے ان کو اتنی خوشی پہنچی کہ میں مثال کے طور پر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ خلاصۃً یہ ہے کہ ایک اخبار نے کھل کر لکھا کہ اے احمدی جانے والے ڈاکٹرو! تم ہمیں بہت پیارے ہو تمہیں ہمارے پاس واپس آنا چاہئے۔ ہم تمہیں ترس رہے ہیں۔ سارے گیمبیا کے عوام تمہاری واپسی کے منتظر ہیں اور جب میرا یہ فیصلہ ان کو پہنچا تو ''ڈیلی آبزرور'' اخبار نے اپنی اشاعت میں ایڈیٹوریل میں لکھا ''حضور انور کا شکریہ'' کہ گیمبیا کے عوام پر رحم کرتے ہوئے ڈاکٹروں کو فوری طور پر واپس بھجوانے کا حکم دیا ہے۔ مزید لکھتا ہے کہ اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ احمدی گیمبیا کے عوام سے محبت کرتے ہیں۔ ان کو حکومت کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس طرح ڈرامہ اپنے اختتام کو پہنچا ہے۔

اب انشاء اللہ کل ڈاکٹر لئیق صاحب اور پاشا صاحب کی بکنگ اگر وہ قائم رہی کل ہفتہ کے روز یہ واپس پہنچیں گے اور ان کے پہنچنے پر مجھے یقین ہے جس طرح گیمبیا کے عوام خوش ہوں گے اور ان کا استقبال کریں گے وہ ایک تاریخی چیز ہوگی۔ مگر پھر بھی ہمیں کچھ انتظار کرنا ہوگا کہ باقی سب کو واپس بھجوائیں کیونکہ ابھی تک تو بہرحال یہ بات مستحکم ہو چکی ہے کہ انہوں نے اپنے فیصلے بدل لئے، سب کچھ ختم کر دیا، احمدیوں کے مسلمان ہونے کا قطعی اقرار کر لیا لیکن جب تک یہ شخص حکومت پہ قائم ہے اس کی بدنیتی اور بدبختی کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ احمدیت کے خلاف کارروائی میں نامراد رہیں گے۔ یہ تو مجھے یقین ہے۔ مگر کچھ تکلیف دہ یعنی دلوں کو زخمی کرنے والے پہلو ابھی بھی یہ اختیار کر سکتا ہے اور کرے گا۔ اس لئے جب تک الٰہی تقدیر (امام) فاتح کے ساتھ اس کا بھی قلع قمع نہ کرے اس وقت تک ہمیں کچھ احتیاط کرنی ہے اور ان کی واپسی کے متعلق کچھ امور دیکھنے ہیں لیکن امید رکھتا ہوں کہ اگلے دو مہینے کے اندر اندر یہ ساری باتیں طے ہو جائیں گی۔

پس سب دنیا کی جماعتوں نے جو دعائیں کیں، جو فکر ظاہر کی آج کے خطبہ کے بعد میں اس مضمون کو، اس باب کو بند کر رہا ہوں۔ جو جواب اس امام کو دینے ہیں وہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ اس کا

اس صورتحال سے، گیمبیا کی حکومت سے یا باقیوں سے اب تعلق نہیں رہا۔ وہ احمدیت کے دفاع میں ہمیں بہرحال ایک کارروائی کرنی ہوگی وہ ہم کرتے رہیں گے لیکن میں آپ سے، سب جماعت احمدیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ جتنے بھی خدا کے حضور سجدہ کرتے ہوئے شکر کے ساتھ روئیں اور اپنی سجدہ گاہوں کو تر کریں وہ بھی کم ہوگا۔ جب یہ سب خبریں کل مجھے ملیں تو میرا حقیقت میں دل چاہتا تھا کہ گلیوں میں سجدہ کرتے ہوئے چلوں اور ہر سجدے میں خدا کے قدموں پر سر رکھتے ہوئے اس کی عنایات کا شکر ادا کروں۔ ہمارے دل اسی طرح خدا کے ممنون تو ہر رات میں، ہر ذرّے میں ہیں لیکن بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں جب احسانات کوہِ طور پہ جلوہ دکھاتے ہیں۔ کل کا جلوہ ایک ایسا ہی جلوہ تھا جس نے میری روح کو بالکل خدا کے حضور اس کے قدموں میں گلی گلی میں جھکا دیا۔

پس آپ بھی سب دنیا کی جماعتیں اس جشن تشکر میں میرے ساتھ شامل ہوں جو سجدوں کا جشن ہوگا اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جماعت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور یہ سال گیمبیا کی تاریخ میں، جس طرح ایک غلط اندازہ سعودی عرب میں پیش کیا گیا تھا اس کے برعکس، صحیح معنوں میں ایک تاریخی سال بن کے چمکے اور اس کے نور سے سارا گیمبیا مہک اٹھے اور چمک اٹھے۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ ایسی ہی مجھے امید بلکہ یقین ہے۔ اب اس کے ساتھ میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے فرمایا:

ضمناً یہ بات کہنی ہے کہ ابھی اس مباہلے نے اس راجے کی بھی خبر لینی ہے انشاء اللہ۔ ایک تو لی جا چکی۔ اس کی ساری سازش کے پرخچے اڑا دیئے ہیں خدا کی تقدیر نے لیکن آگے بھی دیکھنا ہے ابھی اور کیا ہوتا ہے۔ آپ انتظار کریں مجھے تو ایک ذرہ بھی شک نہیں یہ مباہلے کا سال اپنی پوری شان کے ساتھ احمدیت کی تائید میں ظاہر ہوگا۔ انشاء اللہ۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:

آج چونکہ باہر بارش بھی ہے۔ کم سے کم جب میں آیا تھا تو ہو رہی تھی اور بارش ہو یا نہ ہو خدام کا چونکہ آج اجتماع شروع ہو رہا ہے اس لئے ان کی درخواست پر یہاں سے جانے والوں کی سہولت کے لئے نمازیں جمع ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ